ان صلاتی ونسکی ومحیای
ومماتی للہ رب العالمین
نیک نمونہ
الحاج سیٹھ حسن احمدی یادگیر دکن
صدر جماعت احمدیہ یادگیر
مالک کارخانہ چاند مارک بیڑی

جلسۂ تعزیت

منجانب

باشندگان یادگیر بر وفات جناب سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی

یادگیر متوطن بیڑی کے مشہور و معروف تاجر جناب حاجی الحرمین سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی
جماعت احمدیہ یادگیر امسال حج کیلئے مکہ مکرمہ اپنے داماد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل اور اپنی اہلیہ
صاحبہ محترمہ کے ہمراہ تشریف لے گئے تھے بعد فراغت حج بغرض زیارت مدینہ منورہ تشریف لیگئے جہاں کچھ دن
رہکر بتاریخ ۱۲ محرم الحرام ۱۳۶۹ھ بروز پیر فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یوں تو ہر ایک کیلئے موت
مقدر ہے لیکن ہمارے یادگیر کے بڑے سیٹھ کی موت قابل رشک ہے کہ انکو حرم شریف کے باب مجیدی کے متصل
"شرشورہ" میں شیخ الشرشورہ نے وہاں کی مبارک باولی سے غسل دیا اور میت کو مسجد نبوی صلعم میں باب الرحمۃ
داخل کیجا کر جالی مبارک کے سامنے جائے امام پر رکھی گئی اور بعد ادائیگی نماز جنازہ نعش کو مزار نبوی صلی اللہ علیہ
کے گرد جلو کراکر اُس دروازہ سے جہاں حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لایا کرتے تھے اور جسکو "باب جبرئیل" کہتے
جنت البقیع میں لیجایا گیا جہاں حضرت ذوالنورین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کے قریب سپرد خاک کئے
سیٹھ صاحب مرحوم ایک با اخلاق - ہمدرد بنی نوع انسان - صاحب ایثار خدا ترس بندے تھے جنکی زندگی کا
امتیاز اشاعت مذہب اور خدمت خلق تھا۔ باشندگان یادگیر سے انکو بیحد محبت اور اُنس تھا اسلئے ہمارا
اخلاقی فرض ہے کہ ہم اپنے محسن بزرگ کی یاد میں بحیثیت مجموعی جلسہ تعزیت منعقد کرکے انکے خاندان سے اظہار
ہمدردی کریں اور انکے حق میں الحمد پڑھکر ہدیۂ تبریک پیش کریں۔ چنانچہ یہ جلسہ بتاریخ ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۶۹ھ بروز
وقت ۸ بجے شام روبروئے [illegible] یادگیر منعقد ہوگا جسمیں ہندو مسلم معززین کی تقریریں ہونگی اہلیان یادگیر
استدعا ہے کہ وہ شریک جلسہ ہوں۔ فقط

الداعی ہندو مسلم باشندگان یادگیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ☪ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

روئداد جلسۂ تعزیت

جناب الحاج حضرت سیٹھ شیخ احمد حسن یادگیری

رعایاء یادگیر کے لئے ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۶۵ ہجری روز
[illegible]شنبہ کا دن وہ اہم تاریخی دن ہے اور اس کی رات وہ اہم تاریخی
[illegible]ت ہے جب کہ بلا تفریق مذہب وملت تمامی رعایاء یادگیر اور
[illegible]میں بسنے والی تمام قوموں کی ذی اثر شخصیتوں اور نمائندوں نے
[illegible]ے وطن کے ایک محبوب وپیاری ہستی عالیجناب الحاج سیٹھ شیخ احمد حسن صاحب
[illegible]دی صدر جماعت احمدیہ یادگیر مالک کارخانہ جات بیڑی جات [illegible]
[illegible] مدینہ منورہ میں بتاریخ ۱۲ محرم ۱۳۶۵ ہجری روز دوشنبہ بوقت [illegible]
[illegible]ال اور جنت البقیع جیسی آخری آرام گاہ میں اپنے پیارے رسول کے
[illegible] میں آخری آرام [illegible]

اظہار تعزیت کے لئے جلسہ منعقد کیا گیا۔

یہ تاریخی یادگاری یادگیر کا جلسہ امین کچہری یادگیر کے روبرو وسیع میدان میں زیر صدارت جناب سید بشارت احمد صاحب ایڈوکیٹ حیدرآباد بوقت (۱۱) بجے شب منعقد ہوا۔ جبکہ بجلی کے قمقمے اپنی کامل روشنی سے سارے میدان کو بقعہ نور بنا رہے تھے۔ اور دیدہ زیب بجلی قطعات اور رنگ برنگ کی جھنڈیاں بجلی کی چکا چوند روشنی میں حقیقی رنگت و خوشنمائی سے بستان جنت کا سماں پیدا کر رہے تھے لاؤڈ اسپیکر مرحوم کے حقیقی جوہر دل اور اخلاق و کردار و سیرۃ کے اہم پہلوؤں کا دنیا میں نہانگ دہل اعلان کر رہا تھا کہ آؤ مرحوم سے الفت رکھنے والو۔ انسان کی نیکیوں کی یادگار فرشتوں کے ذریعہ سے اسکی موت کے بعد بھی قلوب میں قائم رکھی جاتی ہے اور اس کا یہ نظارہ دیکھو۔؟

گو خدا کے فرشتے ہم جیسے گناہ گاروں کو نظر نہیں آتے لیکن پردۂ غیب سے وہ اپنے خالق کی تحمید و تسبیح اور پیارے رسول پر درود بھیجنے اور سامعین پر خیر و برکت نازل کرنے میں مصروف تھے۔

نیکی اور نیکی کا قیام۔ خلق اللہ سے محبت اور اپنے خالق کی عبادت دنیا کی کٹھن منزل ہے جسکو شیخ حسن صاحب احمدی جیسے مستقل مزاج انسان نے ہر مشکل سے مشکل ترین دور اور خوشی و غمی ہر دو حالتوں میں محض خدا کے فضل سے قائم کر کے ہر دیکھنے اور سننے والے کیلئے اسوۂ حسنہ رکھا اور ثابت کر کے دکھایا کہ یہ سب کچھ خدا پر کامل یقین و بھروسہ اور ہر کام کو اسکے نام سے شروع کر کے محنت سے عملی جامہ پہنانے پر منحصر ہے جو مرحوم نے جماعت احمدیہ کی تنظیم میں منسلک ہو کر ۱۹۰۲ء سے اعلیٰ تربیت اور تبلیغ اور فدائیت دینی کا جذبہ پایا اور اسی جذبہ میں عمر بھر سرشار رہکر دامے درمے سخنے قدمے عامل رہے۔ پس یہ تاریخی جلسہ بھی اللہ تعالیٰ کے کلام پاک کی تلاوت سے شروع کیا گیا جسکو۔

اُس کے بعد آنحضرت سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شان مبارک میں جنکی خدمت کاملہ و غلامی کے طفیل انسان کو ہر قسم کا روحانی مرتبہ ملتا ہے اور جس مبارک ہستی پر لاکھوں کروڑوں مرتبہ درود پڑھنے کے مرحوم عادی تھے نعت پڑھی گئی جو بشیر احمد نے پڑھی

اسکے بعد مرحوم کی سیرۃ کے مختلف پہلوؤں پر بلا تفریق مذہب وملت معززین ومقررین نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

سب سے پہلے یادگیر کے لنگایتوں کے صدر ومعزز فرد جو انجمن وکلأ یادگیر کے صدر اور دیگر ادارہ جات کے بھی صدر ومعتمد ورکن ہیں اور جنکا نام پنڈت بین اوڈپا صاحب وکیل ہائیکورٹ ہے۔ تقریر فرمائی جسکا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔ مرحوم یادگیر کے ایک مشہور ومعروف مخیر و دیانتدار وایماندار تاجر تھے۔

۲۔ اپنے معاملہ داروں کے ساتھ حسن سلوک قابل تعریف تھا کہ کسی کو کسی وقت "نہ" نہیں کہا بلکہ قرضہ کی ادئگی کے متعلق جبکہ مرحوم کو تجارت میں خسارہ کے باعث معاملہ داروں کو جواب دینا ہوتا تو ہمیشہ یہی کہتے کہ انشاءاللہ ضرور ادا کروں گا۔

۳۔ ساری جائیداد اور دولت اُن کی اپنی کموبہ تھی بہت محنت کرنیوالے انسان تھے۔

۴۔ اُن کی تجارت میں یہ خاص بات تھی کہ مخلوق خدا کو

زیادہ فائدہ پہونچے اور ہمیشہ یہ اصل مد نظر رہا کہ منافعہ کم لیا جائے۔

۵۔ ایسے لوگ جیسے سیٹھ صاحب مرحوم تھے اس بیسویں صدی میں بہت کم پیدا ہوئے ہیں وہ یادگیر کے اکثر بیشمار ہندو مسلم افراد کے محسن تھے۔

۶۔ ان کے دل میں مذہب اسلام کے پھیلانے کی شدید تڑپ تھی اور تجارت کے ساتھ وہ اس کا پرچار کرتے رہے۔

۷۔ اولاد بھی سیٹھ صاحب نے اپنی یادگاریں قابل فخر چھوڑی اور داماد بھی قابل تعریف چھوڑے یہ اُن کے نیک کردار اعلیٰ خصائل کی دلیل ہے۔

۸۔ بلا تفریق مذہب و ملت ہر شخص سے اُن کا امتیازی سلوک و محبت تھی۔

۹۔ سیٹھ صاحب نے ہمیشہ سادہ زندگی بسر کرتے تھے اور تمام زندگی سادگی ہی کو آپ نے پسند کیا۔

۱۰۔ میں اس امر کا بہت مشکور ہوں کہ مجھے اس جلسہ تقریر کا موقعہ دیا۔ جو بلا تفریق مذہب و ملت سب ہی کا جلسہ تھا

جلسہ ہے۔ اس سے خود مرحوم کا مقبول عام ہونا اور اپنی نیکیوں کے باعث ہر خاص و عام کے دل میں اتر جانا ظاہر ہے۔

اس کے بعد مولوی محمد رضا صاحب وکیل ہائیکورٹ

(جو یادگیر کے اہل تشیع حضرات کے معزز فرد اور کئی ایک اداروں کے رکن و سرگرم ممبر ہیں) نے تقریر فرمائی اور بیان کیا کہ۔

۱۔ سیٹھ صاحب کے یادگیر کے غرباء پر ہزاروں احسانات ہیں۔ ان احسانات کے باعث اور سیٹھ صاحب کے حسن سلوک کے باعث غرباء اُن پر جان دیتے تھے۔

۲۔ میرا (۲۰) سال کا تجربہ ہے اور بطور شہادت کے میں اسکو پیش کرتا ہوں کہ اس کامل دور میں کسی شخص کی زبان سے سیٹھ صاحب مرحوم سے متعلق آج تک کسی قسم کی کوئی شکایت نہیں سنی۔

۳۔ جب کبھی کسی نے سیٹھ صاحب کو معاملہ داری یا مذہبی تعصب کی بناء پر گالی دی تو اسکا جواب ہمیشہ جزاکم اللہ احسن الجزا سے دیا۔

۴۔ باوجودیکہ بیشمار افراد آپ کے مقروض تھے لاکھ دو لاکھ

کا دین لوگوں کی طرف تھا لیکن زندگی بھر کسی پر کوئی دعوی نہیں کیا۔ اگر آپ چاہتے تو کئی سو دعا وی کر سکتے تھے۔

۵۔ آپ کے احمدی ہونیکی وجہ سے علاوہ دوسرے نیک کاموں کے آپ کو صبح و شام اپنی جماعت کی ترقی کا خیال رہتا تھا۔ اشاعت اسلام کے لئے قادیان علاقہ پنجاب کثرت سے چندے و زکواۃ بھجواتے تھے۔

۶۔ ۱۳۰۷ فصلی سے آپ نے یہاں بیڑی کا کام شروع کیا۔ آپ صحیح معنوں میں بیڑی کے موجد تھے۔ دوسرے احباب کارخانہ داران بیڑی نے اُن سے ہر رنگ کا استفادہ بہ شکل ملازمت یا بطریق دیگر کر کے کسب معاش بطریق کارخانہ بیڑی کیا اور کر رہے ہیں اور موجودہ کارخانہ داران بیڑی یا دیگر سب اُن کے رہین منت ہیں۔

۷۔ ہماری ایک آنکھ اگر اُن کی جدائی اور برکت والے وجود کے اٹھ جانے پر غم محسوس کرتی ہے تو دوسری آنکھ اُن کے کیا بلحاظ ان کے مقبول عام ہوتے اور کیا بلحاظ نیک انجام ہونے اور کیا بلحاظ سو سال کی ایک طویل عمر پانے اور کیا بلحاظ لائق بیٹا

اور بیٹیاں و داماد چھوڑ جانے اور کیا بلحاظ ایک مذہبی انسان خدا ترس و یا خدا ہونے پر خوشی کا اظہار کرتی ہے تو جہاں ہیں اُن کے ورثاء سے تعزیت کرتا ہوں وہاں اس مبارک انجام پر مبارکباد کہتا ہوں۔

اُسکے بعد جناب پنڈت جگناتھ راؤ صاحب بی اے ال ال بی وکیل و رکن عاملہ اسٹیٹ کانگریس حیدرآباد نے ایک پرجوش و ولولہ انگیز تقریر کی۔

جسمیں بتایا کہ آج کا جلسہ یادگیر کی تاریخ میں اپنے رنگ کا ایک نرالا جلسہ ہے۔ جو دو قسم کے جذبات کا اظہار کر رہا ہے ایکطرف اس امر کا ثبوت دے رہا ہے کہ ہم میں بلا تفریق مذہب و ملت اپنے بزرگوں کے احسانات کی قدر کرنے اور بزرگوں کو بزرگ سمجھنے اور خدا ترس انسانوں کی عزت کرنیکی قدردانی موجود ہے اور سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی جیسے یادگیر کے ایک جہاندیدہ (مقدس) انسان تھے انکے آقا کے نیک انجام پانے اور اُن کی زندگی جو ملک و قوم و مذہب خدا ... کی جدائی پر جو اظہار رنج کرتی ہے۔ وہاں خوشی

کے جذبات بھی ہم میں موجزن ہیں کہ یہ جلسہ مختلف اقوام کے اتحاد کا ایک بہترین ثبوت اور آئینہ دار ہے۔

۱۔ سیٹھ صاحب مرحوم نے بنی نوع انسان کی عام ہمدردی بلا تفریق مذہب ملت عملاً کر کے ایک زندہ عمل دنیا کے سامنے رہتی دنیا تک چھوڑ گئے۔

۲۔ یادگیر کے رعایا، کا ہر فرد اُن کی زندگی کو اُن کے کارہائے نمایاں کو اپنے لئے درس عمل اور رہنما سمجھتا ہے۔

۳۔ ایسے لوگ دنیا میں بہت کم آتے ہیں اور لاکھوں کروڑوں میں ایک پیدا ہوئے ہیں جیسے سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی تھے۔

۴۔ ہر شخص جس نے اُن کی زندگی دیکھی۔ اُن کے کاموں کا مطالعہ کیا وہ اُن کی سچی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

۵۔ اُن کی اولاد۔ داماد بھی اُن کی نیکی کے نقش قدم پر چلنے والے لوگ ہیں۔ اس حیثیت سے سیٹھ صاحب کا عمل قابل تعریف ہے کہ اُنکو عمدہ پھل ملے۔

۶ - تجارتی لحاظ سے بھی اُنہوں نے بہت اعلیٰ دماغ پایا تھا۔ محنت وجانفشانی کے عادی تھے۔

۷ - نیک انجام انھوں نے اپنے رسول کے قدموں میں مدینہ میں پایا وہاں ہی وہ مدفون ہیں۔

ہاں بچپن اور جوانی اُن کے نیک کاموں کا شاہد ہے اللہ کی اُن پر رحمت ہو اور اُنکے آتما کو شانتی ملے۔

اس کے بعد ایشور لال صاحب بابا رواڑی کھتری دنمائندہ آریہ سماج یادگیر نے تقریر کی جسمیں بتایا کہ

۱ - مرحوم سادگی کے اوتار تھے۔ کسی وقت دس ہزار مزدور اُن کے زیر پرورش تھے۔ اُن کے کارخانوں میں کام کرتے تھے۔

۲ - اُنھوں نے کام ہی ایسا شروع کیا تھا (بیڑی کا کارخانہ) جس سے اُن کا مقصد غریبوں کو فائدہ پہنچانا تھا۔ اسلئے وہ غرباؔ کو فائدہ پہنچاتے رہے۔

۳ - مسجد، باؤلیاں و رفاہ عام کی چیزیں یادگیر و دیگر مقامات میں بخواہش اور دل کھول کر سخاوت کی۔ ہزاروں روپیہ

اس پر خرچ کئے ۔

۴ ۔ تقریباً ۱۲۶۵ھ یادگیر میں پیدا ہوئے ۔ بچپن کے کچھ سال اپنی والدہ صاحبہ کے ہمراہ شولاپور ، انگریزی میں گذارے جو بہت غربت کے دن تھے ۔ جوانی کے کچھ سال حیدرآباد میں غربت کی حالت میں تیل کے ڈبہ و ہنڈی لیکر اُسکو گھر گھر پھیر کر بیچنے میں گذارے کچھ تجارت کی اُس کے بعد مستقل طور سے آہستہ آہستہ لکھپتی بنگئے ۔ ۱۲ ار محرم ۱۳۶۵ھ بمقام مدینہ منورہ بروز پیر بوقت مغرب انتقال ہوا جنت البقیع میں شہدا احد کے متصل حضرت عثمان رض کے مزار مبارک کے پیچھے دفن ہوئے ۔

۵ ۔ مرحوم کو سوائے "شیخ حسن اسدی" کی دستخط یعنی نام لکھنے کے اور کچھ لکھنا یا پڑھنا نہیں آتا تھا ۔ البتہ اُن کی مذہبی کتاب قرآن شریف کے وہ عاشق تھے اُسکو وہ کثرت سے پڑھتے اور اُوس پر عمل کر کے لوگوں کو اُس پر عمل کرنا سکھاتے تھے ۔ آخری عمر میں کچھ اردو بھی پڑھ لیتے تھے ۔

۶ ۔ یادگیر کا بچہ بچہ ہندو مسلمان اُن کے خاندان اور

اُن کے کام سے خوش ہے۔ میں نے اُن کی زندگی اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔

۷۔ وہ مذہب کے دیوانے تھے۔ اسلام کا پرچار کرتے تھے۔ اور یادگیر کی جماعت احمدیہ کے صدر تھے۔

۸۔ سیٹھ صاحب نے یادگیر میں ایک دارالمطالعہ عام احمدیہ لائبریری یادگیر کے نام سے قائم کی جس میں ہر مذہب کی کتابیں ہیں جو تقریباً چار ہزار رہیں۔

۹۔ سیٹھ صاحب غریب بچوں کو مفت تعلیم دلاتے۔ وظائف مقرر کئے تھے۔ چالیس پچاس غریب بچوں کو اپنی مذہبی سنٹر قادیان مذہبی تعلیم کے لئے بھجوا کر ان پر تیس چالیس ہزار روپیہ خرچ کر کے اُن کو عالم بنایا۔

۱۰۔ یادگیر میں مدرسہ ذکور و اناث (زنانہ و مردانہ) قائم کئے تھے۔ لڑکوں کے مدرسہ میں ۳۰۰ سو طالب علم اور ۱۶ استاد کام کرتے تھے چہارم تک تعلیم تھی۔ زنانہ مدرسہ میں ۱۵۰ لڑکیاں پڑھتی تھیں چار استانیاں کام کرتی تھیں۔

اُن کے کام سے خوش ہے۔ میں نے اُن کی زندگی اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔

۷۔ وہ مذہب کے دیوانے تھے۔ اسلام کا پرچار کرتے تھے۔ اور یادگیر کی جماعت احمدیہ کے صدر تھے۔

۸۔ سیٹھ صاحب نے یادگیر میں ایک دارالمطالعہ عام احمدیہ لائبریری یادگیر کے نام سے قائم کی جسمیں ہر مذہب کی کتابیں ہیں جو تقریباً چار ہزار ہیں۔

۹۔ سیٹھ صاحب غریب بچوں کو مفت تعلیم دلاتے۔ وظائف مقرر کئے تھے۔ چالیس پچاس غریب بچوں کو اپنی مذہبی سنٹر قادیان مذہبی تعلیم کے لئے بھجوا کر ان پر تیس چالیس ہزار روپیہ خرچ کرکے اُن کو عالم بنایا۔

۱۰۔ یادگیر میں مدرسہ ذکور واناث (زنانہ ومردانہ) قایم کئے تھے لڑکوں کے مدرسہ میں ۳۰۰ سو طالب علم اور ۱۶ استاد کام کرتے تھے چہارم تک تعلیم تھی۔ زنانہ مدرسہ میں ۱۵۰ لڑکیاں پڑھتی تھیں چار استانیاں کام کرتی تھیں

ومغفور کو جانتا ہوں وہ اگرچہ اس دنیا میں انسان صورت تھے لیکن فرشتہ سیرت و فرشتہ خصلت تھے جو انہوں نے نیک کام انفرادی اجتماعی - علیٰ ہذہ قومی انجام دیئے وہ دوسروں سے اس زمانہ میں ناممکن ہے -

۲- یادگیر کا کوئی گھر اُن کے احسان سے خالی نہیں - ہندو مسلمان سب پر اُن کے احسان - سب سے اُن کا حُسنِ سلوک اور ہمدردی تھی -

۳- ہزاروں خاندان اُن سے پلتے رہے - اُن کے نیک کاموں کی وجہ سے خدا کا فضل بھی اُن کے ساتھ ویسا ہی شاملِ حال رہا -

۴- احمدیہ جماعت یادگیر اور اُس کے نیک نامی جو صبح سے شام تک وہ جماعت خلق اللہ کی بھلائی اور مذہب کی تبلیغ کیلئے کرتی رہتی ہے وہ اُنکی ایک بہترین یادگار ہے -

۵- بسم اللہ کے (۹۲) عدد ہیں پیر (۹۲) عدد والی ہستی محسن جہان حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں - جو

مدینہ طیبہ میں مدفون ہیں اس بسم اللہ والی ہستی نے اپنے عاشق حقیقی سیٹھ صاحب کو اُن کی (۹۲) برس کی عمر میں اپنے پاس بلالیا۔ اور اپنے قدموں میں ہی رکھ لیا۔ مرحوم سیٹھ صاحب نے اپنی عمر میں ہر قسم کی خیر و برکت بسم اللہ ہی سے حاصل کی تھی۔
اللہ تعالیٰ سیٹھ صاحب کو جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور وارث نعمت ابدی بنائے۔

اس کے بعد جناب بم۔کورلو کر صاحب صدر گورنر سنگھ ساکن یادگیر نے بہ زبان کنڑی واردو تقریر کی اور بتایا کہ۔

۱۔ سیٹھ صاحب اپنی نیکیوں۔ غریبوں کی خدمت کرنے اور اور مذہب کے پرچار کرنے کے وجہ سے مشہور تھے۔ وہ یادگیر کے حاتم طائی تھے۔ چنانچہ ایک وقعہ کا ذکر کیا کہ میں نے خود یادگیر کے اچھوت اقوام کے محلّوں میں جاکر پوچھا کہ تم سیٹھ صاحب کو اتنا کیوں یاد کرتے ہو۔ اور اُن سے کیوں اسقدر محبت ہے کہ بار بار اپنی مجلسوں میں اُن کا ذکر کرتے ہو۔ اور اُن کی تعریف میں گیت گاتے ہو۔
(اچھوت اقوام محرم میں جب الاوہ کھیلتے ہیں تو وہ یہ گیت گاتے ہیں۔

"تم سلامت رہو جی سیٹھ شیخ حناؔ) اور سیٹھ صاحب نے تم سے کیا حسن سلوک کیا۔ اس پر ایک شخص اپنے مکان کے اندر گیا اور سوپ لایا اور بولا کہ اس میں جس قدر گلے کے نیچے آسکتے ہیں اتنی ہی شادیاں فی سبیل اللہ سیٹھ صاحب نے غریبوں کی کروائی ہیں اور سینکڑوں غریبوں کے قرضے اُتار دیئے اور اُن کی مدد کی۔ اسلیئے ہم اُن کو یاد کرتے ہیں۔

اس طرح کے اور واقعات ہیں جنکی وجہ سے سیٹھ صاحب کے مرنے کے باوجود بھی وہ ہمارے لئے زندہ ہیں۔ خدا کی اُن کی روح پر رحمت ہو۔

اس کے بعد **مولوی ابو الحسن صاحب وکیل یادگیر** نے تقریر فرمائی اور بیان کیا کہ۔

حضرت سیٹھ صاحب مرحوم کے جہاں اوروں پر احسانات ہیں وہاں ہمارے خاندان اور ہم پر بھی سیٹھ صاحب کے احسانات ہیں۔ اسکے بعد بتایا کہ۔

سیٹھ صاحب مرحوم کو احمدی ہونے کے باعث دین کا پھیلا

عمر بھر شوق رہا اور عمر بھر وہ اس کی اشاعت مختلف رنگوں میں کرتے رہے چنانچہ بے شمار احمدی علماء و مقررین و واعظین کو اُنہوں نے باد ڈبیر بلا کر اُنکی تقریریں کرائیں۔ عام جلسے کروائے چنانچہ اس سال بھی جماعت احمدیہ کا سالانہ اُڑتالیسواں سالانہ جلسہ ہو چکا ہے۔ کثرت سے خاص جلسے بھی منعقد کروائے۔ حضرت سیٹھ صاحب کو قرآن سے بے انتہا عشق تھا۔ اس کی تعلیمات کو عام کرنے اور لوگوں کو اس سے دلچسپی پیدا کرانے کے لئے ہزاروں قرآن شریف مفت تقسیم کئے۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ مبارکہ و سوانح طیبہ سے واقفیت کرانے کے لئے ہزاروں سیرۃ مفت تقسیم کیں۔ اس کے علاوہ ہر اُس بچہ کو جو قرآن پوری ایک مرتبہ بلا ترجمہ ہی پڑھ جاتا تھا ایک سو روپیہ انعام دیتے تھے اور جو نصف پڑھے اُس کو پچاس روپیہ اور جو ربع پڑھے اُس کو پچیس روپیہ انعام مقرر تھا۔ اس طرح سینکڑوں بچوں کو انعامات کی وجہ سے ایک دوسرے سے قرآن شریف کے پڑھنے پڑھانے میں بڑھ جانے کا شوق پیدا ہو گیا اور گھر گھر قرآن کا چرچا

عام ہو گیا۔

خود حضرت سیٹھ صاحب نے ہزاروں مرتبہ قرآن شریف کا زندگی میں ورد فرمایا۔ عموماً پچھلی رات تہجد کے بعد باآواز بلند قرآن شریف معہ ترجمہ پڑھنے کے عادی تھے۔

مسجد احمدیہ یادگیر میں سالہا سال سے صبح کی نماز کے بعد درس قرآن شریف کا اور مغرب کی نماز کے بعد حدیث کے درس کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ آٹھ دس سال سے مولوی محمد اسمعیل صاحب مولوی فاضل وکیل جو سیٹھ صاحب کے داماد اور قادیان کے تعلیم یافتہ ہیں (جہاں قرآنی معارف سے ایک طالب علم کو بہرہ در کیا جاتا ہے) درس قرآن و حدیث دیتے ہیں۔

مسلمان بچوں میں عموماً اور جماعت احمدیہ کے نوجوانوں میں خصوصاً دین اور تبلیغ کا جذبہ پیدا کرانے کے لئے لیکچر و تقریروں کی مشق کرانے کے لئے تنظیم جماعت کے ماتحت ہفتہ واری میٹنگ مقرر کرائے اور بچوں کو اسکا پابند کیا۔

بچوں اور بڑوں کو اسلامی اخلاق و مسائل سکھلانے

کے لیئے اسلامی دعائیں یاد کروانیکا بندوبست کیا۔ اور اپنے کارخانہ بیڑی میں عالم دین مقرر کرکے اُن کے ذریعہ کاریگروں ومزدوروں کو کام کے دوران میں مسائل اسلامی یاد کرواتے رہے۔

تفاسیر قرآن۔ فقہ اسلامی۔ احادیث صحیحہ۔ فلسفہ ادب۔ علوم دینی و دیگر مذاہب کا ایک بہت بڑا بھاری ذخیرہ کتب کی شکل میں احمدیہ لائبریری یادگیر میں جمع کرکے استفادہ عوام کے لئے کھول دیا۔ ہر شخص میں محنت کی عادت پیدا کرانے کے لئے اُن کو چھوٹے چھوٹے کاموں و تجارتوں پر خود سرمایہ سے مدد کرکے لگادیا۔ اس طرح اُن کو عمر بھر بیکاری کی لعنت سے بچالیا۔

اس طرح کے آدھیو یون کام خدمت خلق کے انجام دیئے اور ہمارے لیئے اپنے عمل سے اپنا ولی ہونا بتاگئے ہم کو بھی چاہئے کہ ہم ان کے نقش قدم پر چلیں۔

اس کے بعد چارلس وسلی عیسائی نمائندہ نے

بزبان انگریزی تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ۔

میں ایک عرصہ سے یادگیر میں سانیٹری انسپکٹر ہوں جو باتیں میں نے یہاں سیٹھ صاحب سے متعلق سُنی ہیں وہ یہ ہیں کہ حقیقی معنوں میں وہ مذہب کے شیدائی اور خدا ترس اور اپنے مذہب وعبادات کے پابند انسان تھے۔ غرباء کے وہ ماں باپ تھے اور جو کچھ میں نے یہاں خود دیکھا ہے کہ وہ ایک فرشتہ خصلت سادگی کے مجسّم انسان تھے۔ زمین پر رہکر آسمان والے خدا کا کام کرتے تھے۔ جس قسم کا انسان دنیا کا کوئی مذہب بھی بنانا چاہتا ہے۔ وہ اس قسم کی یادگاری مذہبی انسان تھے۔ غریبوں کی وہ ہر قسم کی مدد کرتے تھے۔ اور عوام الناس سے اُن کا بہت اچھا سلوک تھا۔ یادگیر کی رعایا اُن کی دل وجان سے شیدائی تھی۔ خدا سے میری دُعا ہے کہ خدا اُن کو جنت کا اعلیٰ مقام عطا کرے اور اہالیان یادگیر کو اُن جیسا بنائے۔

اس کے بعد جناب شاشتری صاحب پرنسپل سنکرت کالج

یادگیر نے بزبان کنہڑی تقریر کی جسکا خلاصہ یہ ہے ۔

کہ سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی تو فوت ہوگئے ۔ مگر وہ اپنے کارناموں سے زندہ ہیں جو انہوں نے دہرم اور غریبوں کے لئے انجام دئے ۔ اور ایسا کام دہرم اور غریبوں کا میرے دیکھنے میں تو کسی نے بھی نہیں کیا ۔ ایسے انسان بار بار پیدا نہیں ہوتے ۔ کوئی بھی نیکی کا کام ہوتا تو اس میں وہ سب سے زیادہ حصہ لیتے سیٹھ صاحب یادگیر کے جماعت احمدیہ کے امیر تھے ۔ بیڑی کے کارخانہ میں ہزاروں افراد خاندان پرورش ہوتے تھے ۔ جیسے اُن کے نیک کام تھے ویسے ہی اُن کا انجام بھی نیک ہوا ۔ خدا ہم سب کو ایسا ہی بنائے اُن کے آتما کو شانتی ملے ۔

اُس کے بعد جناب پنڈت ویریا کشا صاحب

بی ۔ اے ۔ یل ۔ یل ۔ بی وکیل جو یادگیر کے ایک ممتاز ہندو وکیل و سرگرم رکن ہیں ۔ تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ۔

امیں کارلائل کے مشہور مقولہ کے مطابق سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی

کو بلحاظ وجود کے تو انسان کہوں گا مگر بلحاظ سیرۃ طیبہ کے وہ فرشتہ تھے جو اس دنیا میں نیکی کی عمارت تعمیر کرنے کے لیئے بھیجے گئے تھے۔ وہ نیکی کی عمارت مکمل کر کے ہم سے اٹھا لیئے گئے۔ اور یادگیر اُن کے برکت والے وجود اور پاک دعاؤں سے ہمیشہ کے لئے محروم کر دیا گیا۔

مرحوم یادگیر میں ہندو مسلم اتحاد کے بانی تھے۔ اُن کی عملی زندگی ہندو مسلم اتحاد کا عملی نمونہ تھی جو آج ہم میں نہیں ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم اُن کے نقش قدم پر چلیں۔ آج ہم سب لوگ جو یہاں اِنکے جلسہ تعزیت میں جمع ہیں یہ خود ثبوت ہے اُن کے مقبولیت عامہ ہونے کی؟ مرحوم حقیقی معنوں میں غریبوں کے ماں باپ تھے۔ بیشک جسمانی ماں باپ اُن کے گھروں میں ہوں گے۔ مگر ماں باپ کے ذمہ جو حقیقی شفقت و محبت کا فریضہ رکھا گیا ہے وہ سیٹھ صاحب نے اپنوں اور اغیار سے کر کے دکھایا۔ وہ غریبوں کیلئے داتا تھے۔ اُن کے بیٹے سیٹھ محمد عبد الحی صاحب احمدی بھی بالکل باپ کے نقش قدم پر ہیں اور اُن کے تین داماد بھی جو ایک ہی نام

"محمد اسماعیل" کے ہیں خدا ترس ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اُن کو آخرت میں اور اُن کے خاندان کو دنیا میں شانتی سے رکھے۔

اس کے بعد جناب مولوی عبدالمالک خان صاحب

مولوی فاضل مبلغ جماعت احمدیہ (برادرزادہ مولانا محمد علی و شوکت علی) نے تقریر کی اور بتایا کہ۔

مرحوم سیٹھ صاحب نے اس زمانہ کے امام مسیح موعود و مہدی معہود حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نبی غیر تشریعی اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق مانا تھا اور وہ زندگی بھر اس کی تبلیغ بھی دنیا کو پہنچاتے رہے اور اور بتاتے رہے کہ زمانہ کے امام کو ماننا نجات کے لئے ضروری ہے وہ دنیا کے سامنے قرآن و حدیث سے اس بات کو پیش کرتے رہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے۔ آنیوالا موعود امت محمدیہ کا ہی فرد ہے چنانچہ وہ آچکا۔ قرآن میں ناسخ و منسوخ نہیں تقدیم و تاخیر نہیں۔ آنحضرت سرور کائنات محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

کی قوت قدسی و غلامی ایک امتی کو نبی غیر تشریعی بنا سکتی ہے
مسیح اور مہدی ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ ایک انسان جو
ایک مرتبہ فوت ہو جاتا ہے وہ دوبارہ قیامت سے پہلے زندہ نہیں
کیا جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے بڑھکر پیارے
اور خاتم النبین ہیں۔ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ قرآن ایک ابدی شریعت
ہے۔ جماعت احمدیہ ایک واجب الاطاعت امام رکھتی ہے۔ اس کا
ایک مرکز ایک بیت المال ایک نظام ہے۔ وہ اسلامی خدمات
انجام دیتی ہے۔ سارے مذاہب کا ایک خدا ہے۔ سارے مذاہب اپنے
اپنے زمانہ کیلئے ہدایت لیکر آئے تھے اور وہ برحق تھے۔ اب مذہب
اسلام ان سب سچائیوں کا حامل ہے۔ ہر مذہب میں خدا نے نبی بھیجے
سب کی عزت ہم پر فرض ہے۔ مذہب اسلام ہر نبی کی سچائی
کو منواتا ہے اگر ایک غیر مسلم مسلمان ہو جاوے تو اسکو اپنا نبی چھوڑنا
نہیں پڑتا بلکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق اسکو
بھی اپنے زمانہ کا سچا نبی ماننا پڑتا ہے۔

سیٹھ صاحب مرحوم نے اپنی زندگی میں اپنی تبلیغ سے یادگیر

اوٹکور۔ جنت کنٹہ۔ وڈمان۔ کرنول۔ حیدرآباد اور دیگر مقامات میں احمدیہ جماعتیں قائم کیں۔ بچوں کو عالم دین بنایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انہوں نے ۱۹۰۰ء سے بیعت کی ہوئی تھی۔ اپنے نفس میں صحابہ کی جیسی تبدیلی پیدا کی تھی۔ امت محمدیہ ایک منعم علیہ جماعت ہے۔ جسمیں ایسے انسان پیدا ہوتے رہیں گے جو ولی قطب ابدال اور مثل صحابہ ہوں گے۔ سیٹھ صاحب کثرت سے نفلی روزے رکھنے کے عادی اور اکثر صدقات خیرات مخفی طور پر محتاجوں کو پہنچانے کے عادی تھے۔ وہ کسی محتاج کو دیکھ نہیں سکتے تھے ہمیشہ یہی کہتے کہ یہ میری دولت نہیں بلکہ یہ خدا کے فضلوں کی دولت ہے یہ اسی کی ہے۔ قومی کے بندوں پر خرچ ہونی چاہیئے۔ سیٹھ صاحب مرحوم کو مولوی میر محمد سعید صاحب علیہ الرحمہ حیدرآبادی کے ذریعہ احمدی ہونیکا شرف حاصل ہوا۔ مولوی میر محمد سعید صاحب۔ مولوی بشارت احمد صاحب ایڈوکیٹ داماد مولوی میر محمد سعید صاحب اور مولوی بہاءالدین صاحب مولوی فاضل مرحوم کو اُن سے بہت محبت تھی۔ اور ہمیشہ اُن سے درس

تدریس اور وعظ و نصیحت و جلسوں کا سلسلہ جاری رکھتے تھے۔

اس کے بعد مولوی پیر محمدؐ صاحب وکیل یادگیر نے تقریر کی اور بتایا کہ۔

سیٹھ صاحب مرحوم میرے عزیز بھی تھے اور میں اُن کا ایک عرصہ تک مشیر قانونی رہا ہوں۔ اُن کے خاندان اور اُنکے کاموں سے بہت زیادہ میں واقف ہوں۔ وہ ایک ایماندار اور راستبازی کے علمبردار انسان تھے۔ عسر اور یسر ہر دو حالتیں اُن پر آئیں مگر سیٹھ صاحب نے مرد مجاہد بن کر اپنا حقیقی مومن ہونا ثابت کیا ہے۔ حق و صداقت پھیلانے کے لئے انہوں نے مصیبت برداشت کی ابتدا میں جب انہوں نے احمدیت کی تبلیغ شروع کی لوگوں نے بہت مخالفت کی۔ مدرسہ بند کردانے اور تبلیغ سے روکنے اور مسجد میں نماز پڑھنے اور اُسکو آباد رکھنے اور گالیاں دینے برا بھلا کہنے اور بائیکاٹ کرنیکی ممکنہ کوشش کی مگر جب آہستہ آہستہ اُن کے عمل سے اُن کی تبلیغ اثر کرتی گئی اور ایک بڑی جماعت قائم ہوگئی تب لوگوں میں سمجھ آنی شروع ہوگئی۔ سیٹھ صاحب نے

باوجود استطاعت و مقدرت کے کسی پر دعویٰ نہیں کیا۔ کسی کو
دکھ نہیں دیا۔ کسی کو ستایا نہیں۔ لوگوں کے مشورہ دینے کے
باوجود بھی کہ بیڑی کے کارخانے اور دوسری تجارت شہروں
میں کی جائے۔ آپ نے فرمایا کہ آخر ہر انسان اپنا ہی فائدہ
دیکھے تو غریبوں پر کون نظر رکھے گا چنانچہ آپ نے سب
کارخانے غرباء کے فائدہ کے لیے گاؤں میں کھولے اور پھر
اُن تک دین کی باتیں بھی پہنچائیں۔

آپ کی گھریلو زندگی قابلِ تعریف تھی۔ گھر کے چھوٹے
بڑے سب سے پیار و محبت تھی۔ سب سیٹھ صاحب کے لیے
جان دیتے تھے۔ سب کو سیٹھ صاحب مرحوم نے صوم و صلوٰۃ
کا پابند اور مذہب کا عاشق بنایا۔ آج انکا ہی گھر ذکر الٰہی سے
صبح و شام یادگیر میں آباد رہتا ہے۔ جو شخص سیٹھ صاحب سے ملتا
اُسکو وہ رسول اللہ صلعم کا پیغام سناتے۔ نماز، روزہ، درود
قرآن پڑھنے کی تاکید کرتے۔ مسیح موعود کو ماننے کیلئے تلقین کرتے۔
اپنے پیچھے [illegible] دو بیویاں اور دو لڑکے سیٹھ محمد [illegible] حبیب احمد ی

معمر ۱۴ سالہ اور محمد الیاس معمر ۱۲ سالہ اور چار لڑکیاں احمدی بیگم امتہ الحی بیگم - امتہ الحفیظ بیگم - امتہ المنیر بیگم یادگار چھوڑیں بجز آخری لڑکی کے تینوں لڑکیاں شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں -

داما دوں کے نام حسب ذیل ہیں - محمد اسمٰعیل صاحب غوری - محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل - محمد اسمٰعیل صاحب جنت گنٹہ متعلم بی - اے -

نوٹ : - سیٹھ صاحب کی زندگی میں ان کی پہلی بیوی مسماۃ پیریاں بی بی بڑی سیٹھانیاں (والدہ محمد عبد الحی و احمدی بیگم و امتہ الحی بیگم) کا انتقال ہو چکا تھا جن کے بطن سے تقریباً دس بچوں کا بھی انتقال ہوا - رسول بی - زہرہ بی - قاسم بی - دادی بی - عبد السلام عبد الحلیم - انہیں سے بعض کے نام ہیں -

دوسری بیوی رسول بی (بقید حیات) کا ایک لڑکا - عطاء الرحمٰن بھی فوت ہو چکا ہے - اور تیسری بیوی خواجہ بیگم صاحبہ (جنت گنٹہ) (والدہ محمد الیاس امتہ الحفیظ امتہ المنیر) بقید حیات - کے بطن کا ایک لڑکا (بشیر الدین)

یادگیر میں فوت ہو چکا۔ اسطرح (۱۲) بچے سیٹھ صاحب مرحوم
کی زندگی ہی میں فوت ہو گئے۔

نوٹ نمبر ۲۔ سیٹھ صاحب مرحوم کے سگے چھوٹے بھائی محمد خواجہ صاحب
مرحوم کی اولاد بلگ میں "ڈی سنڈیکیٹ" کا کام کرتی ہے۔
عبد اللطیف۔ غلام احمد۔ حمید احمد۔ محمود احمد۔ خلیل احمد۔ اور
اور چار لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔
اور اُن کے چچیرے بھائی سیٹھ محمد غوث صاحب ہیں
جنکے ساتھ انکے تعلقات سگے بھائیوں جیسے تھے۔ انکی
اولاد محمد اعظم معین الدین۔ غلام محمود۔ اور چار لڑکیاں شادی
شدہ ہیں۔ مومن حسین صاحب اور اُنکی اولاد بھی سیٹھ صاحب کو بہت پیاری تھیں۔

سیٹھ صاحب کا خاندان گلبرگی کے نام سے مشہور چلا آرہا ہے،
سیٹھ صاحب نے احمدی ہونے کے بعد اپنے نام اور کام اور
تجارت کو "احمدی" ہی کے نام سے شہرت دی اور آج
"احمدی" اُن کے نام اور کام اور تجارت کا امتیازی
نام ہے۔

اس کے بعد جناب سید بشارت احمد صاحب ایڈووکیٹ صدر جماعتہائے احمدیہ حیدر آباد دکن نے تقریر فرمائی اور بتایا کہ۔ کسطرح سیٹھ صاحب کو جماعت احمدیہ میں داخل ہونیکی توفیق ملی اور حضرت مولوی میر محمد سعید صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی نیک صحبتوں اور صبح وشام کی علمی مجلسوں اور روحانی جاذبیت اور دعاؤں کا اثر یہ ہوا کہ اللہ تعالی نے سیٹھ صاحب مرحوم جیسے بے نمازی۔ انپڑہ۔ دین سے بے بہرہ شخص کو پکا نمازی عاشق رسول عاشق حدیث عاشق قرآن بنا دیا اور صبح وشام دین ہی دین انکا مشغلہ ہو گیا حتی کہ وہ ایک واصل باللہ انسان بنگئے۔ زندگی میں اللہ تعالی نے انکی ہر ایک نیک تمنا پوری کی۔ آخری عمر میں حج بیت اللہ کا شرف عطا ہوا یہاں تک کہ بعد فراغت حج مدینہ منورہ میں پیارے رسول نے انہیں اپنے قدموں میں رکھ لیا۔ خدا ان کی اولاد کو انکے زندگی میں باپ کا انجام بخیر بتایا اور خدا کا راضی ہونا ان پر ظاہر کیا تا کہ اولاد بھی سیٹھ صاحب (اپنے باپ) کیطرح نیک کام کر کے خدا کی رضا حاصل کر سکیں۔ سیٹھ صاحب پر مصائب و ابتلا بھی آئے مگر پایہ استقلال نے

کبھی لغزش پیدا نہیں کی ہر مصیبت کا خدا کے فضلوں نے مقابلہ کروایا۔ اور خدا کا سایہ اُن پر اُنکی زندگی میں ہر وقت شامل حال رہا۔ آخر اپنے خدا سے جا ملے۔ مرحوم کو مجھ سے بہت محبت تھی اور اولاد بھی خدا نے انکو خدا ترس دی ہے۔ مجھے امید ہے کہ مقررین کے تقریروں کو جہاں پبلک نے غور سے سنا ہے وہاں اُنکے خاندان کے افراد نے بھی غور سے سنا ہوگا۔ اُن پر بہت ذمہ داریاں ہیں میں سب کی طرف سے مقررین کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور پبلک یادگیر کے طرف سے حسب ذیل ریزولیوشن ہے جو اہالیان یادگیر کی طرف سے سیٹھ صاحب کے خاندان کو بھیجا جا رہا ہے اور جسکو جلسہ نے اسوقت بھیجنا منظور کیا ہے بھیجنا منظور کرتا ہوں۔ اس ریزولیوشن کی ایک کاپی خاندان سیٹھ صاحب اور ایک کاپی اخبار رہبر دکن اور ایک کاپی اخبار میزان اور ایک کاپی اخبار الفضل قادیان کو بھیجی جائے۔

قرار داد تعزیت یہ ہے :-

اہالیان یادگیر کا یہ جلسہ عام اپنے شہر کے مشہور و معروف انسان جناب الحاج حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی صدر جماعت

احمدیہ یادگیر جنکا انتقال بتاریخ ۱۲ محرم ۱۳۶۵ھ بروز پیر ۹ بجے صبح
میں ہوا اور جو جنت البقیع میں دفن کئے گئے اس سانحہ ارتحال پر
ہم انکے ورثا سے اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے
اس نیک انجام پر انھیں مبارکباد بھی پیش کرتے ہیں۔

۱۳ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ بروز دوشنبہ بوقت ۱۱ بجے شب رعایائے یادگیر

آخر میں میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا
کی راہوں پر چلائے ہم سب سے راضی رہے اور مرحوم سیٹھ صاحب
کو جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اُن کے خاندان پر
فضل فرمائے اور انکے نقش قدم پر چلائے اور اہالیان یادگیر کو
سیٹھ صاحب مرحوم کے نیک کاموں کی توفیق عطا فرمائے آمین۔
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ
اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ؕ
رَبَّنَا تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ؕ

رعایائے یادگیر

رحلت سے قبل کی بعض رؤیا

حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بیحد محبت تھی اور قرآن کریم کے تعلیم و تعلم کا بیحد شغف تھا اسی عشق صادق کا یہ نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہاں تک نوازا کہ صاحب کشوف و رویاء بنا دیا۔

منجملہ اُن رویاء کے آپ کی بعض رویا حسب ذیل ہیں۔ جو آپ نے حج کو جانے سے پیشتر ۱۳۔ اردی بہشت ۱۳۵۲ھ ف بعد نماز مغرب بیان فرمائیں۔

۱۔ مجھے رویاء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معیت میں تین یا چار منور حسین چہروں والے انسان بھی دیکھے۔ حضور نے فرمایا کیا آپ ان کو پہچانتے ہیں۔ عرض کیا نہیں حضور؟ فرمایا آپ ان سے ملئے یہ (حضرت) ابراہیم (حضرت) موسیٰ (حضرت) عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں اس کے بعد جب میں رخصت ہونے لگا تو حضور نے فرمایا دو باتیں یاد رکھیں ایک تو یہ کہ جو کام آپ کرتے ہیں وہ جاری رکھیں اس سے دین کی اشاعت کا کام تھا۔ دوسرے یہ کہ آپ کا حشر ہمارے ساتھ ہوگا۔؟

دُوسری رُؤیا :-

خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ آیا۔ اور مجھ سے کہا کہ آپ کو خدا نے بلایا ہے آپ تیار ہیں۔ یا مہلت چاہتے ہیں۔ میں نے کہا میں تیار بیٹھا ہوں۔ اس پر فرشتہ نے مجھے ایک جگہ کی طرف اشارہ کرکے بتایا کہ یہ تمہاری قبر کی جگہ ہے کیا تم کو پسند ہے میں نے کہا میرے خدا کو جو پسند ہو وہی مجھے پسند ہے سیٹھ صاحب نے جب یہ خواب بیان

فرمایا تو اس وقت آپ نے بتایا کہ وہ جگہ جو مجھے بتائی گئی تھی۔ وہاں کی مٹی عجیب رنگ کی دیکھی وہ مٹی یہاں دیکھنے میں نہیں آتی۔ اللہ کو معلوم ہے کہ وہ کہاں کی ہوگی، میرے ایک سوال کے جواب فرمایا کہ مجھے اپنی موت کا مقام معلوم نہیں۔ البتہ آپ نے اپنے انجام بخیر ہونے کے متعلق ایک دفعہ یہ رویاء سنائی کہ خدا نے مجھے جنت کی نعمتوں کو دکھایا اور چکھایا ہے جنکی حقیقت میں بتا ہی نہیں سکتا ایسے نظارے اور ایسے مزے میں نے دنیا میں کبھی نہیں دیکھے نہ چکھے۔

آپ کی یہ تمام رویاء فی الحقیقت پوری ہوئیں اور آپ انہی لوگوں میں سے ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا۔ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی"

محمد اسمٰعیل مولوی فاضل

وکیل ہائیکورٹ یادگیر

کتبہ [illegible] بن محمد [illegible] آبادی